Shakir Majeed Khan

Day: ______ : Islamiat test 1: Date: 27-12-24

سوال نمبر 1:

عقیدہ توحید:

تعارف:

عقیدہ توحید اسلام کا سب سے زیادہ بنیادی عقیدہ ہے۔ انسانی زندگی کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے۔ اسلام کے تمام عقائد میں سے عقیدہ توحید سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اگر توحید پر ایمان ہو گا تو ہی باقی عقائد پر ایمان ہو گا اور اگر توحید پر ہی ایمان کمزور ہے تو باقی عقائد پر یقین بے معنی ہے۔ عقیدہ توحید پر ایمان لانے پر نہ صرف قرآن مجید میں زور دیا گیا ہے بلکہ احادیث میں بھی بہت جگہ اس کا ذکر ہے۔ انسانی زندگی میں توحید کی اہمیت کو دونوں قرآن اور سنت میں بیان کیا گیا ہے۔ عقیدہ توحید نہ صرف ہماری انفرادی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ ہماری اجتماعی زندگی پر بھی اس کے واضح اثرات ہوتے ہیں۔ عقیدہ توحید کی اہمیت کو قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

"سب طرح کی تعریفیں خدا کے لیے ہی ہیں جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

توحید کے لغوی معنی:

توحید کا لفظ "وحدت" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "متحد ہونا"۔

توحید کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنوں میں توحید سے مراد اللہ کو اس کی ذات، صفات میں ایک ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہی پوری کائنات کا خالق و مالک تسلیم کرنا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں عقیدہ توحید کی اہمیت:

عقیدہ توحید کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت ہے جو کہ قرآن مجید میں بھی بیان کی گئی ہے۔ قرآن میں توحید کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ اس کی جگہ واحد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔
قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کیا اس نے کئی معبودوں کو ایک معبود بنایا ہوا ہے"

(القرآن)

اس کے علاوہ قرآن میں اور بھی کئی مقامات پر اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

احادیث کی روشنی میں عقیدہ توحید کی اہمیت:

عقیدہ توحید کی اہمیت کو قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث کی روشنی میں بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اس سے ہمیں انسانی زندگی پر اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں جن میں سے سب سے زیادہ افضل شاخ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کا اقرار کرنا ہے۔"

اسی طرح کئی احادیث میں عقیدہ توحید کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

عقیدہ توحید کی اقسام:

عقیدہ توحید کی تین اقسام ہیں۔

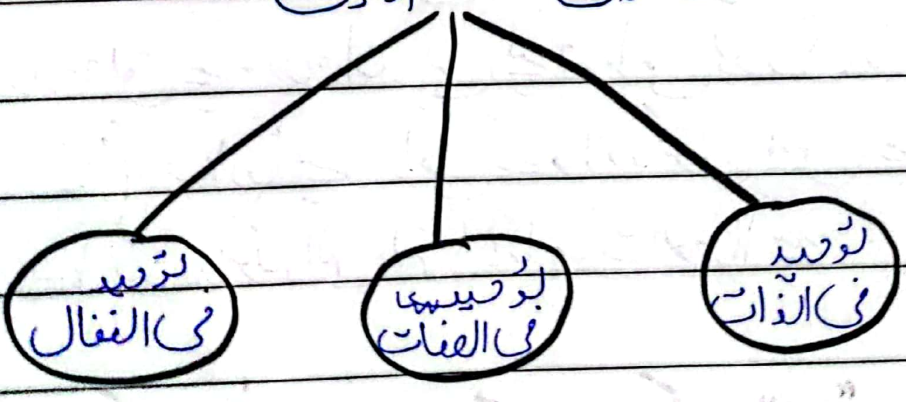

Date: ____________

• توحید فی الذات:

توحید فی الذات سے مراد یہ ہے کہ
اللہ کو اُس کی ذات میں ایک ماننا کہ نہ اُس کا کوئی
باپ ہے، نہ اُس کا کوئی بیٹا، اور اُس کا کوئی خاندان نہیں
قرآن میں ارشاد ہے:

"بے شک اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس
سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے، اور نہ ہی کوئی
اُس کا ہمسر ہے"۔ (القرآن)

• توحید فی الصفات:

اس سے مراد یہ ہے کہ جو صفات
اللہ میں ہیں وہ کسی اور میں موجود نہیں ہیں۔ وہ واحد ہے
جو ان صفات کا مالک ہے۔
قرآن میں ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں سب سے زیادہ برتر
اعلیٰ ہے" (القرآن)

• توحید فی الافعال:

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
قادر و مطلق ہے۔ وہ واحد ہی ہے جو اس پوری کائنات
کے نظام کو چلا رہا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے جس
میں یہ طاقت ہو کہ اتنی بڑی کائنات کو چلا سکے۔

"بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

Date: ______

ج: عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

انفرادی زندگی پر اثرات:

• جرأت و شجاعت:

عقیدہ توحید پر ایمان انسان کے اندر جرأت و شجاعت پیدا کرتا ہے کیونکہ جب انسان اس بات کا یقین کر لیتا ہے کہ اللہ کی ذات ہی اس کی حفاظت کرتی ہے تو وہ بے خوف ہو کر اپنے مالک کی رضا کے لیے اپنے اعمال سر انجام دیتا ہے:

"نہ انھیں کوئی ڈر ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

• عاجزی و انکساری:

عقیدہ توحید پر یقین انسان کو عاجز بنا دیتا ہے جب وہ یہ جان لیتا ہے کہ اس کو اپنے مالک کے سامنے لوٹ کے جانا ہے تو وہ بہت عاجزی اور انکساری سے زندگی گزارتا ہے۔

• نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب:

جب انسان عقیدہ توحید پر یقین رکھتا ہے تو اس کا جینے کا انداز بدل جاتا ہے۔ وہ نیکی سے رغبت اختیار کر لیتا ہے اور برائی سے اجتناب کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

- **اطمینانِ قلب:**

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اطمینانِ قلب حاصل کر لیتا ہے۔ اُس کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اُس کو اپنے مالک کے سامنے لوٹنا ہے۔

عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

- **اخوت اور مساوات:**

عقیدہ توحید پر یقین سے معاشرہ میں اخوت اور مساوات پروان چڑھتا ہے اور معاشرہ میں امن قائم ہوتا ہے۔

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

- **عالمگیر معاشرہ:**

عقیدہ توحید پر یقین سے لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ میں مختلف وجوہات پر مبنی گروہ بندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

- **عالمی امن:**

عقیدہ توحید پر یقین سے عالمی امن کو فروغ ملتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام مسلمان عقیدہ توحید پر

Scanned with CamScanner

ایمان سے آپس کی اخوت اور مساوات کا رشتہ قائم ہو جائے گا اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

• جذبہ فلاحِ انسانیت:

جب معاشرہ کے تمام لوگ عقیدہ توحید پر یقین رکھیں گے تو تمام انسانوں میں ایک دوسرے کے لیئے فلاحی جذبہ پیدا ہو گا اور تمام لوگوں میں انسانیت کی فلاح کا جذبہ پروان چڑھے گا۔

حاصلِ کلام:

اوپر کی گئی تمام گفتگو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کی کتنی اہمیت ہے۔ اس لیئے یہ ضروری ہے کہ اِس عقیدہ پر اپنا ایمان اور زیادہ مضبوط کیا جائے۔ کیونکہ عقیدہ توحید ہماری انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی کتنا زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ دونوں انفرادی اور اجتماعی طور پر یہ ہمارے اوپر اثر انداز ہوتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ عقیدہ توحید اسلام کا سب سے زیادہ بنیادی عقیدہ ہے۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

سوال نمبر 2:

نبی کریم ﷺ کی جنگی حکمت عملی:

⇐ **تعارف:**

تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جتنے بھی سپہ سالار آئے اور گئے۔ ان میں آپ ﷺ سب سے زیادہ بہترین سپہ سالار ہے ہیں۔ آپ ﷺ کے دورِ حکومت میں ہزاروں مربع میل کے زمین پر اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ بہت سی جنگوں میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اس سب کی وجہ آپ ﷺ کی بہترین حکمت عملی تھی۔ آپ ﷺ اپنی حکمت عملی کی وجہ سے بہترین سپہ سالار ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ نے جنگی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی اصول اپنائے جن سے آپ ﷺ ایک بہترین سپہ سالار کے طور پر ابھرے۔ آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی میں دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ، دشمن کی خبر رکھنا، اپنی حکمت عملی کو خفیہ رکھنا اور دشمن پر اقتصادی دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ ان تمام حکمت عملی کو اپناتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے آپ کو ایک بہترین سپہ سالار کے طور پر پیش کیا۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

> "درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے۔"

(القرآن)

Day: ________ Date: ________

ج : پیغمبر محمد ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی :

• دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ :

آپ ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ قریشِ مکہ وسائل اور افراد میں اُن سے بہت زیادہ ہیں۔ اِس لیے آپ ﷺ نے سیاسی محاذ پر اُن کا مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ جب مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے مدینے کے اندر کے قبیلے جو تقسیم ہوئے تھے۔ آپ نے اُن میں اور اُس پاس کے قبیلوں میں معاہدہ طے کروایا جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ اِس معاہدے کے مطابق جب بھی کوئی باہر سے حملہ کرے گا، تو مدینے کے تمام قبائل اکٹھا ہو کر اُس کا مقابلہ کریں گے۔ آپ ﷺ کی یہ حکمتِ عملی بہت مؤثر ثابت ہوئی۔

• دشمن کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا :

آپ ﷺ دشمن سے بے خبر رہنے والوں میں سے نہیں تھے۔ آپ ﷺ نے جگہ جگہ اپنے جاسوس مقرر کیے ہوئے تھے۔ جو دشمن کی تمام سرگرمیوں کی خبر آپ ﷺ تک پہنچاتے تھے۔ مثلاً جنگِ بدر کے موقع پر قریشِ مکہ کے آنے کی خبر آپ ﷺ تک پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور انھوں نے اُن کے آنے سے پہلے ہی تمام تیاریاں مکمل کر لیں۔

Scanned with CamScanner

Day:

Date:

- **اپنی حکمت عملی کو خفیہ رکھنا:**

آپ اپنی تمام سرگرمیں اور حکمت عملی کو خفیہ رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمان کے اپنے لشکر کو آپ کی اپنی اگلی حکمت عملی کا نہیں پتہ ہوتا تھا۔

- **فوجی دستوں کی عمدہ تائیناتی:**

آپ کی حکمت عملی میں یہ بھی ہے کہ آپ فوجی دستوں کی بہت عمدہ تائیناتی کرتے تھے جیسے غزوہ اُحد کے موقع پر جبل عینین کے مقام پر آپ نے فوجی دستوں کو اس طرح تائینات کیا کہ جیسے ہی کفر سرداروں نے عقب سے مسلمان فوج پر حملہ کیا تو آپ کے تیر انداز دستے نے ان پر تیروں کی برسات کر دی۔ اس طرح وہاں انھیں کامیابی حاصل ہوئی۔ اسی طرح آپ نے غزوہ احزاب میں دشمن کے آنے سے پہلے خندق کھود کے دستے تائینات کر دیے۔ آپ کی یہ حکمت عملی بھی بہت موثر اور کارآمد ثابت ہوئی۔

- **دشمن پر اقتصادی دباؤ کی تدابیر:**

آج کے دور میں یہ تدبیر استعمال ہوتی ہے کہ دشمن کو اقتصادی طور پر کمزور کر دو کہ وہ گھٹنے ٹیک دے جیسے آپ نے قریش مکہ کے لیے تجارت کے لیے شام کا راستہ بند کر دیا کیونکہ وہ جانتے تھے

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

کے دوران کا سارا انحصار تجارت پر ہے۔ قریش مکہ کی تمام لوگوں کی اور بغیر جنگ کے ہی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

"بے شک ہم نے انہیں کھلا فتح دی"۔

(القرآن)

حاصل کلام:

اوپر کی گئی تمام گفتگو سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آپ کی جنگی حکمت عملی کتنی بہترین ہے کیونکہ اسی کی بدولت آپ ایک بہترین سپہ سالار کے طور پر ابھرے۔ اور آج بھی اگر کوئی ایک بہترین سپہ سالار بننا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپ کے قائم کردہ جنگی اصولوں پر عمل کرے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ آپ کی جنگی حکمت عملی کو بھی اپنائے تاکہ وہ ایک بہترین سپہ سالار ثابت ہو۔

Scanned with CamScanner